



أَرْجُونَ نَجْدًا فِي مَقَرِّ اللَّهِ وَمَقَرِّ الْغُلَامِ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَصَرَّ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

از بعین حقوق

www.KitaboSunnat.com

تألیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود انصاری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور





معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَجُلٌ لِلَّهِ تَعَالَى:

نَظَرَ اللَّهُ إِمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَغَهُ كَمَا سَمِعَهُ



أَرْبَعُونَ نَحْوًا

فِي مَقَرِّ اللَّهِ وَمَقَرِّ الْغُلَى

أَرْبَعِينَ حَقُّ

تَأليف:

أبو حمزة عبد الحاق صديقي

ترتيب، تخریج وإضافه:

حافظ محمدود انصاری

تقریظ:

شیخ الفیہ عبد اللہ ناصر رحمانی



انصار السنہ پبلکیشنز لاہور

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“



جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز
محفوظ ہیں

از بعینِ حقوق

نام کتاب:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

تالیف:

مفت محمد محمود انصاری

ترتیب، تخریج و تصانیف:

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحماتی رحمہ اللہ

تقریظ:

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com



فہرست مضامین

- 5 ----- تقریظ
- 13 ----- اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق
- 20 ----- نبی کریم ﷺ کے حقوق
- 22 ----- والدین کے حقوق
- 25 ----- قریبی رشتہ داروں کے حقوق
- 27 ----- میاں بیوی کے حقوق
- 29 ----- مسلمان حکمرانوں کے حقوق
- 32 ----- حکمرانوں اور رعایا کے حقوق
- 33 ----- اپنے نفس، بیوی بچوں اور مہمان کے حقوق
- 34 ----- پڑوسی کے حقوق
- 35 ----- پڑوسیوں میں سے قریبی کا حق
- 36 ----- مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق
- 37 ----- چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کا جواب دینے کا حق
- 37 ----- چھینک کا جواب دینے والے کو دعا کا حق
- 38 ----- کھانے میں غادموں کے حقوق
- 39 ----- آپس میں کینہ رکھنے والوں کے لیے حق صلح اور کینہ کی مذمت
- 40 ----- سلام کہنے میں مسلمان کا حق
- 42 ----- مسلمان کا حق ہے کہ اس سے حسد نہ کیا جائے



- 43 ----- مسلمان کی تعظیم کا حق ♦
- 44 ----- مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق ♦
- 44 ----- جس کو نظر بد لگ جائے اس کا حق ہے کہ اسے وضو اور غسل کرایا جائے ♦
- 45 ----- چوپایوں اور جانوروں کے حقوق ♦
- 47 ----- فہرست احادیث نبویہ ○



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا ، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجا منيرا ، بعثه رحمة للعالمين ، و معلما للأُميين ، بلسان عربي مبين ، فقال سبحانه - و هو أصدق القائلين - ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (الجمعة: ۲) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين ، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين . أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي

ضَلَّالٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ (الجمعة: ۲)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾﴾ (الشوری: ۵۲)

”(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾﴾ (المائدة: ۶۷)

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ”فتح القدیر“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ اتنی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔^۱

۱ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ۴۶۱۲۔

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ

لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: ۳)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یوم عید“ بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ”الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ...“ الآية، تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۳-۴)

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

”او اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُونَ مِنِّي وَيَسْمَعُ مِنْكُمْ وَيَسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔
امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((علم الحديث من أفضل القرب إلى رب العالمين و كيف لا

يكون؟ هو بيان طرق خير الخلق و أكرم الأولين و الآخرين .))

”رب العالمین کے نزدیک کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إن هذا العلم أدب الله الذي أدبه به نبيه ﷺ و أدب

النبي ﷺ أمته به و هو أمانة الله على رسوله ليؤديه على ما

أدى إليه .))❶

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَرَ اللَّهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَنَا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ غَيْرَهُ))❷

❶ معرفة علوم الحديث، ص: ۶۳ .

❷ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: ۲۶۶۸، عن زید بن ثابت .

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و غرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے.....“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف مئی میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ))

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ))

”یعنی ایک جماعت حق پر تاقیامت برابر قائم رہے گی۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هم أصحاب الحديث .))

”وہ محدثین کی جماعت ہے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟

قَالَ ﷺ: الَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيثِي وَسُنَّتِي وَيَعْلَمُونَهَا

① سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ۴۲۵۲ .

② شرف أصحاب الحديث، ص: ۲۷ .

النَّاسِ .))❶

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث و سنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہود و مخلصہ بذل کیں۔ حدیث و سنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول و ضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ **جزاہم اللہ فی الدارین .**

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَتَفَعَّلُونَ بِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا .))❷

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرہٴ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فی زمرۃ الفقہاء و العلماء“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”و کنت له يوم القيامة شافعا و شهيدا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قيل له أدخل من أي أبواب الجنة شئت“ کے الفاظ

❶ شرف أصحاب الحديث، ص: ۳۱.

❷ العلل المتناهية: ۱/ ۱۱۱ - المقاصد الحسنة: ۴۱۱.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”کتب فی زمرۃ العلماء و حشر فی زمرۃ الشهداء“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔^①

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الأربعون، الأربعينات“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔
الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسمائید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۵۷ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الأربعین فی ارشاد السائرین إلی منازل المتقین“ حافظ عقیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمن المقرئ (م ۶۱۸ھ) نے ”أربعین فی الجہاد و المجاہدین“، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) ”أربعون حدیثا فی قواعد الأحکام الشرعیة و فضائل الأعمال“، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے ”الأربعون الأحکامیة“، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الأربعون المنتقاة من صحیح

① تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ۴۱۱۔ مقدمة الأربعین للنووی، ص:

۲۸-۴۶۔ شعب الإيمان للبيهقي: ۲/ ۲۷۱، برقم: ۱۷۲۷۔

مسلم“ اور ابوالمعالی الفارسی نے ”الأربعون المخرجة في السنن الكبرى للبيهقي“ اور حافظ محمد بن عبدالرحمن السخاوی (م ۹۰۲ھ) نے ”أربعون حديثاً منتقاة من كتاب ”الأدب المفرد للبخاری“ تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أحب الصالحين و لست منهم

لعل الله يرزقني صلاحاً

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الحضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے داد تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اربعینات جمع کی ہیں۔ ”الأربعون في فضل الصلاة“ اور ”الأربعون في حق الله و حق الخلق“ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه و أهل طاعته

أجمعين .

و کتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين ، و الصلاة و السلام على سيد
الانبياء و المرسلين ، و على آله و أصحابه أجمعين ، و بعد!

حَقُّ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى عِبَادِهِ

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق

قَالَ تَعَالَى: ﴿يَبْتَغِي عِبَادِيَ اِتِّىَ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ ۝ وَ اَنَّ عَذَابِيْ
هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيمُ ﴿۵۹﴾ (الحجر: ۴۹-۵۰)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”(اے نبی!) میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت
ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔ اور ساتھ ہی میرا عذاب بھی نہایت
دردناک ہے۔“

[۱] ((عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ
النَّبِيِّ ﷺ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ!
قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ:
يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَذَرِي مَا
حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللَّهِ
عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ
قَالَ: يَا مُعَاذُ ابْنِ جَبَلٍ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ،
قَالَ: هَلْ تَذَرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.)) ۱

① صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ۶۵۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۳۰۔

((وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا.))

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آنحضرت ﷺ چلتے رہے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر مزید آنحضرت ﷺ چلتے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک رسول اللہ! فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ ارشاد فرمایا، اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آنحضرت ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا، لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔“

”اور دوسری روایت میں آیا ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو خوشخبری نہ سنانا، ورنہ وہ بس اسی پر توکل کر لیں گے۔“

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظَلَمًا لِّلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ۱۰۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ کا ارادہ لوگوں پر ظلم کرنے کا نہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا﴾ وَ

مَا يُنْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٠﴾ (فاطر: ٢)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے پھر اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے پھر اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشُّكْرِينَ﴾ (آل عمران: ١٤٤)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔“

[۲]..... ((عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالُمُوا، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِيَّ فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ، كَانُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ، كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ،

فَسَأَلُونِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي، إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ بِهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. ①

((قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، جَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.))

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب تنگے ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن اور انسان کسی سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی صورت اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر

تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی شکل اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کروں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبو یا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے ہی اعمال ہیں، میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔“

حدیث کے راوی سعید کا کہنا ہے: ”جب ابو ادریس الخولانی رحمہ اللہ یہ حدیث بیان کرتے تو احتراماً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۖ﴾ (الفرقان: ۶۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔“

[۳]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلْقَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: أَنْ تُرَانِي حَلِيلَةَ جَارِكَ.)) ❶

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۖ﴾ (الفرقان: ۷۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔“

[۴] ((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ؟ ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا، فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، فَمَا زَالَ يَكْرِرُهَا، حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.)) ❶

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار آپ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جملے کو

❶ صحیح بخاری، کتاب الشهادات، رقم: ۲۶۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۸۷۔



اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔“

[۵]..... ((عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَخَى النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكُلْ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ، ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمَانُ: قُمْ الْآنَ، فَصَلِّ يَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا هَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ سَلْمَانُ.)) ❶

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں (ہجرت کے بعد) بھائی چارہ کرایا تھا۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو (ان کی عورت) ام درداء رضی اللہ عنہا کو بہت چھٹے پرانے حال میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جن کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے۔ پھر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ کھانا کھاؤ، انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں، اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم خود بھی شریک نہ ہو گے۔ راوی نے بیان کیا کہ

پھر وہ کھانے میں شریک ہو گئے۔ (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابودرداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی سو جاؤ۔ پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اس لیے ہر حق والے کے حق کو ادا کرنا چاہیے۔ پھر آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔“

حُقوقُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥٦﴾ (الأحزاب: ٥٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔“

[٦]..... ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝۱۱۰

”عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (یعنی ایک عمدہ حدیث نہ سناؤں) نبی کریم ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح کہو: ”اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد (ﷺ) پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور صاحب فضل و کرم ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور صاحب فضل و کرم ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝﴾ (التوبة: ۲۴)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کماے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

[۷]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ.)) ❶

”حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا۔“

حُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنَةً ۖ وَهَنَّا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفَضَّلَهُ فِي عَامَيْنِ أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۖ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝﴾

(لقمان: ۱۴)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت

❶ صحیح بخاری، کتاب الايمان والنذور، رقم: ۶۶۳۲۔



کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔“

[۸]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ.)) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔“

[۹]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: أَحْيٌ وَالِدَاكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.)) ❷

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۷۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة و

الأدب، رقم: ۲۵۴۸۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسير، رقم: ۳۰۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب البر و

الصلة والأدب، رقم: ۲۵۴۹۔

چاہی۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہی میں جہاد کرو۔ (یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو)۔“

[۱۰]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَفْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَوْ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.)) ❶

”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد، ارشاد فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ عرض کیا اس کے بعد، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بھی بتلاتے (لیکن میں نے بطور ادب خاموشی اختیار کی)۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام: ۱۰۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہالت حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔“

[۱۱]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

❶ صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلاة، رقم: ۵۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان،

اللَّهُ ﷻ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ. ((۱))

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔“

حقوق ذوی الارحام

قریبی رشتہ داروں کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ (محمد: ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔“

[۱۲]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَعَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَهُوَ لَكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَافَرُّوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ

تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ [محمد: ٢٢] ﴿٢١﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم نے عرض کیا کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطعی رحمی سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کہا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں گا جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑ لوں گا جو تم سے اپنے آپ کو توڑ لے؟ رحم نے کہا کیوں نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تجھ کو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ [محمد: ٢٢] ”کچھ عجیب نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں فساد برپا کرو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔“

[١٣] ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ.)) ﴿٢٢﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم کا تعلق رحمن سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔“

[١٤] ((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّحِمُ

① صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة و الأدب، رقم: ۲۵۵۴۔

② صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۸۔

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ .))❶

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم (رشتہ داری رحمٰن سے ملی ہوئی) شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔“

[۱۵]..... ((عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .))❷

”جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

حُقوقُ الزَّوْجَيْنِ

میاں بیوی کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ قَامَسَاكُ بِعَرُوفٍ أَوْ تَسْرِيجٍ إِحْسَانٌ ۖ

(البقرة: ۲۲۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔“

[۱۶]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ أَعْلَاهُ خَيْرًا فَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ

❶ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ۲۵۵۵۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۴۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ۲۵۵۶۔

يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا. ۱۰

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پہلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پہلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔“

[۱۷]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبَانَ عَلَيْهَا، لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبَحَ. ۱۱))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا، تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔“

[۱۸]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. ۱۲))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شوہر گھر پر موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے۔“

- ① صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: ۵۱۸۶۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: ۱۴۶۸۔
- ② صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: ۳۲۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: ۱۴۳۶۔
- ③ صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: ۵۱۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، رقم: ۱۰۲۶۔

حُقُوقُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمان حکمرانوں کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عِبِيدِينَ﴾ (الانبیاء: ۷۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکاۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔“

وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعُونَ إِلَى الْتَارِ وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يُنْصَرُونَ﴾ (القصص: ۴۱)

اور اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیئے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔“

[۱۹]..... ((عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةً أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخْنٌ، قُلْتُ: وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكُرُ، قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ

ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةُ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا، قَذَفُوهُ فِيهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعُصَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ. ﴿١﴾

”جناب ابودرہیس خولانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہو جائے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھو گے۔ میں نے پوچھا کیا پھر دور خیر کے بعد دور شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں جہنم کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے، جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی کچھ صفت بیان کیجیے۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے۔ میں

نے پوچھا پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا کہ پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہو کر خواہ تمہیں جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آ جائے۔“

[۲۰]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصْبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِدَى عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ.))^①

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا، وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑتا رہا، عصیت کے پیش نظر غصے میں آیا، عصیت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا عصیت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا، نیک و بد سب کو تہ و تیغ کرتا ہے اور کسی مؤمن انسان کی اسے کچھ پروا نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: ۱۸۴۸۔

[۲۱]..... ((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ.)) ❶

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں۔“

حُقُوقُ الْأَئِمَّةِ وَ أَفْرَادِ الرَّعِيَّةِ

حکمرانوں اور رعایا کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ ﴾ (النساء: ۵۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی.....۔“

[۲۲]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالِإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. (۱)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ، تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پرسش ہوگی۔“

حُقُوقُ النَّفْسِ وَالْأَهْلِ وَالزَّائِرِ

اپنے نفس، بیوی بچوں اور مہمان کے حقوق

[۲۳]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفَهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلَآ هَلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ. (۲))

① صحیح بخاری، کتاب الأحکام، رقم: ۷۱۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: ۱۸۲۹۔

② صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: ۱۱۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: ۱۱۵۹۔

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ خیر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں حضور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لیکن اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) بیٹھ جائیں گی اور تیری جان ناتواں ہو جائے گی۔ یہ جان لو کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لیے کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی بلا روزے کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔“

حُقُوقُ الْجَارِ پڑوسی کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (النساء: ۳۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو سے لگے ہوئے دوست، اور مسافر (کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرو)۔“

[۲۴]..... ((عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقِهِ.)) ❶

”حضرت ابو شریح اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

❶ صحیح بخاری، کتاب الأب، رقم: ۶۰۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۴۶۔

نے بیان کیا: اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔“

[۲۵]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارِهِ أَنْ يَغْرَزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللَّهِ! لَأَرْمِينَ بِهَا بَيْنَ أَكْتَفَيْكُمْ.))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھوئی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرنے والا پاتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا ہی رہوں گا۔“

حَقُّ الْأَقْرَبِ مِنَ الْجِيرَانِ

پڑوسیوں میں سے قریبی کا حق

[۲۶]..... ((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي جَارَيْنِ فَأَيُّ آيِهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا.))

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری دو پڑوسنیں ہیں (اگر ہدیہ ایک ہو تو) میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دروازہ تم سے (یعنی تمہارے دروازے

① صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم: ۲۴۶۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم: ۱۶۰۹۔

② صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۶۰۲۰۔

(سے) زیادہ قریب ہو۔“

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي سِتِّ

مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝﴾ (النساء: ۸۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو، یا اسی کو لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿رَحِمْتُ اللَّهَ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝﴾ (ہود: ۷۳)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم اہل بیت کے لیے ہیں، وہ بے شک لائق حمد و ثنا، بزرگی والا ہے۔“

[۲۷]..... ((أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. ۱))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کا مزاج معلوم کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، اور چھینک پر (اس کے) الْحَمْدُ لِلَّهِ کے جواب میں) يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہنا۔“

① صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: ۱۲۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ۲۱۶۲۔

حَقُّ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ فِي الشَّمِيتِ
چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کا جواب دینے کا حق

[۲۸]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.)) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ بعض دفعہ صحت کی علامت ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنی قوت و طاقت کے مطابق اسے روکے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔“

حَقُّ مَنْ شَمَتَ فِي الدُّعَاءِ
چھینک کا جواب دینے والے کو دعا کا حق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحْ بَالَهُمْ﴾ (محمد: ۵)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ عنقریب اپنی راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔“

[۲۹]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ - أَوْ صَاحِبُهُ - يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ، يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِالْكُفْمِ.))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کوشبہ تھا) ”یرحمک اللہ“ کہے۔ جب ساتھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا یہدیکم اللہ و یصلح بالکم کہے۔“

حُقُوقُ الْخَادِمِ فِي الطَّعَامِ کھانے میں خادموں کے حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾
(النساء: ۳۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو سے لگے ہوئے دوست اور مسافر اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ (بھی اچھا برتاؤ کرو)۔“

[۳۰]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أَكْلَهُ أَوْ

اُكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَهُ عِلَاجَهُ.)) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ) اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔“

حُقُوقُ الْمُتَشَاحِنِينَ فِي الصُّلْحِ وَ شُومُ الشَّحْنَاءِ
آپس میں کینہ رکھنے والوں کے لیے حق صلح اور کینہ کی مذمت

[۳۱]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.)) ❷

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ وہ شخص جس کی اس کے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔“

[۳۲]..... ((عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

❶ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم: ۵۴۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان والنذور
رقم: ۱۶۶۳۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ۲۵۶۵۔

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ
فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ
بِالسَّلَامِ. (۱۰۰)

”حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لیے
ملاقات چھوڑے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے
اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔“

حَقُّ الْمُسْلِمِ فِي السَّلَامِ سلام کہنے میں مسلمان کا حق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾ (النساء: ۸۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب
دو، یا اسی کو لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكََةً طَيِّبَةً﴾ (النور: ۶۱)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو
سلام کہو، جو اللہ کی جانب سے مبارک اور پاکیزہ سلام ہے۔“

[۳۳]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ:
أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ، عَلَى مَنْ

① صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۶۰۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة،
رقم: ۲۵۶۰۔

عَرَفَتْ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.))❶

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔“

[۳۴]..... ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَتَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهْيِ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ الْمِيَاثِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ وَالْقَسِيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ.))❷

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی مزاج پرسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، افشاء سلام (سلام کا جواب دینے اور بکثرت سلام کرنے) کا، قسم (حق) کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنحضرت ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ **میشر** (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے، ریشم اور دیباچ پہننے، **قسی** (ریشمی کپڑا) اور **استبرق** پہننے سے (منع فرمایا تھا)۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، رقم: ۶۲۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۳۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، رقم: ۶۲۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینة، رقم: ۲۰۶۶۔

حَقُّ الْمُسْلِمِ فِي نَهْيِ التَّحَاسُدِ
مسلمان کا حق ہے کہ اس سے حسد نہ کیا جائے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾ (الحجرات: ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم لوگ بہت ساری بدگمانی کی باتوں سے پرہیز کرو، بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے اور دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارا کرے گا، تم اسے بالکل گوارا نہیں کرو گے۔“

[۳۵]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا أَيُّهَا الظَّنُّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.)) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹلو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۶۰۶۶۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: ۲۵۶۳۔

عَظْمَةُ حَقِّ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی تعظیم کا حق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۱۸۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم اپنے اموال آپس میں ناحق نہ کھاؤ اور نہ معاملہ حکام تک اس غرض سے پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طور پر، جانتے ہوئے، کھا جاؤ۔“

[۳۶] ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةَ بَبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِنِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا.)) ❶

”نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے بولنے میں زیادہ عمدہ ہو اور میں یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے موافق فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان

❶ صحیح بخاری، کتاب الأحکام، رقم: ۷۱۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأقضية، رقم: ۱۷۱۳۔

کا حق دلا دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے، میں اس کو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔“

حُقُوقُ الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔“

[۳۷]..... ((عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى.)) ①

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسی کہ نینداڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“

حَقُّ الْمَعِينِ فِي التَّبَرُّكِ وَالْوُضُوءِ

جس کو نظر بد لگ جائے اس کا حق ہے کہ اسے وضو اور غسل کرایا جائے

[۳۸]..... ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ، سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتَغْسَلْتُمْ

① صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۶۰۱۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: ۲۵۸۶۔

فَاغْسِلُوا.))❶

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر غالب آ جاتی ہے۔ (نظر بد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کے لیے غسل کرو۔“

حُقُوقُ الدَّوَابِّ وَنَحْوَهَا چوپایوں اور جانوروں کے حقوق

[۳۹]..... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ، فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّبْرَ، وَإِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ.))❷

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم خوش حالی میں سفر کرو تو اونٹوں (سوار یوں) کو زمین (کے چارہ) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لیے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لیے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے کے لیے ہے اور رات کے وقت زہریلے جانور وہاں جاتے ہیں۔“

[۴۰]..... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطْنَهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ،

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: ۵۷۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ۲۱۸۸۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الإمامة، رقم: ۱۹۲۶۔

لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ. ❶

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز نہ دی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔“

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ
وَسَلَّمَ.



❶ صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبياء، رقم: ۳۴۸۲۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ۲۲۴۲۔

فہرست احادیث نبویہ

نمبر شمار	طرف الحديث	صفحہ نمبر
۱۔	اَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، ۲۵	
۲۔	الرَّجُلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي ۲۴	
۳۔	الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ، ۴۲	
۴۔	إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، ۴۰	
۵۔	أَلَا كُتِبَ عَلَيْكُمْ رَاعٍ، وَكُتِبَ عَلَيْكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ، ۳۱	
۶۔	أَلَا أُتِبْتُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟ ثَلَاثًا، ۱۶	
۷۔	أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ ۳۱	
۸۔	أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِبَادَةِ الْمَرِيضِ، ۳۹	
۹۔	أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بَيَّابٍ حُجِرَتْهُ، ۴۱	
۱۰۔	أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعَمُ الطَّعَامَ، ۳۸	
۱۱۔	أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى ۲۲	
۱۲۔	بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا ۱۱	
۱۳۔	تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ ۳۷	
۱۴۔	حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، ۳۴	
۱۵۔	عَذِيبَتُ امْرَأَةٍ فِي هَرَّةٍ رَبَطَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ ۴۳	
۱۶۔	فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَىٰ وَالِدَاكَ، ۲۱	
۱۷۔	فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ ۱۲	
۱۸۔	قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ ۱۸	
۱۹۔	كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، ۲۷	
۲۰۔	كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوَّلَانِيُّ، إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، ۱۴	
۲۱۔	كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ۲۰	

- ۲۲۔ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. ————— ۲۶
- ۲۳۔ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، ————— ۳۸
- ۲۴۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. ————— ۲۵
- ۲۵۔ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ، ————— ۳۳
- ۲۶۔ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ ————— ۴۲
- ۲۷۔ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، ————— ۲۱
- ۲۸۔ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، ————— ۲۹
- ۲۹۔ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ، ————— ۳۲
- ۳۰۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: ————— ۱۵
- ۳۱۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي جَارَيْنِ فَأَلِي أَيُّهُمَا أَهْدَى؟ ————— ۳۳
- ۳۲۔ يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، ————— ۱۳
- ۳۳۔ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ ————— ۳۰
- ۳۴۔ أَخَى النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، ————— ۱۷
- ۳۵۔ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ ————— ۳۶
- ۳۶۔ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتْ ————— ۲۶
- ۳۷۔ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخُصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ ————— ۴۳
- ۳۸۔ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ، ————— ۳۶
- ۳۹۔ إِنَّ الرَّحِمَ شِعْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: ————— ۲۴
- ۴۰۔ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَعَ مِنْ خَلْقِهِ، ————— ۲۳
- ۴۱۔ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، ————— ۳۵
- ۴۲۔ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، ————— ۲۳



فہرست احادیث

نمبر شمار	طرف الحديث	صفحہ نمبر
۱۔	اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ،-----۲۵	
۲۔	الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ نَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي-----۲۴	
۳۔	الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ،-----۴۲	
۴۔	إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ،-----۴۰	
۵۔	أَلَا كُتِّبُكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ،-----۳۱	
۶۔	أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ؟ ثَلَاثًا،-----۱۶	
۷۔	أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ؟-----۳۱	
۸۔	أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ،-----۳۹	
۹۔	أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةَ بَبَابٍ حُجِرَتْهُ،-----۴۱	
۱۱۔	أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ،-----۳۸	
۱۲۔	أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى-----۲۲	
۱۳۔	بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا-----۱۱	
۱۴۔	تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ-----۳۷	
۱۵۔	حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ،-----۳۴	
۱۶۔	عَذِّبَتْ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ-----۴۳	
۱۵۔	فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَىٰ وَإِلْدَاكَ،-----۲۱	



- ۱۷۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَلَّ أَبْشَرُهُ بِالنَّاسِ؟ ۱۲-----
- ۱۸۔ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ ۱۸-----
- ۱۹۔ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، ۲۷-----
- ۲۰۔ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، ۱۴-----
- ۲۱۔ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ۲۰-----
- ۲۲۔ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. ۲۶-----
- ۲۳۔ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، ۳۸-----
- ۲۴۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. ۲۵-----
- ۲۵۔ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ، ۳۳-----
- ۲۶۔ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ ۴۲-----
- ۲۷۔ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، ۲۱-----
- ۲۸۔ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، ۲۹-----
- ۲۹۔ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، ۳۲-----
- ۳۰۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: ۱۵-----
- ۳۱۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ ۳۳-----
- ۳۲۔ يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، ۱۳-----
- ۳۳۔ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ ۳۰-----
- ۳۴۔ أَخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، ۱۷-----
- ۳۵۔ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ ۳۶-----
- ۳۶۔ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ ۲۶-----

فہرست مصادر و مراجع

- ۱۔ قرآن حکیم۔
- ۲۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مکتبہ دار السلام الرياض الطبعة الثانية۔
- ۳۔ مسلم، أبو الحسین مسلم بن حجاج، الصحیح، مکتبہ دار السلام الرياض الطبعة الثانية۔

